تفسیر احمد

سُورَةُ القَدْرِ

Ketabton.com

جزء - 30

سوره «القدر» کا تفسیر و ترجمہ

تصنیف: امین الدین « سعیدي - سعید افغانی»

(c) ketabton.com: The Digital Library

بسم الله الرحمن الرحيم

سورة القدر

جزء (30)

سوره قدر مکہ میں نازل ہوئی اس کی "۵" آیتیں ہیں

وجه تسميه :

اس سورت کا نام شب قدر کے نام پر رکھا گیا جس میں قرآن نازل هوا، "قدر" کا مطلب عزت اور عظمت ہے ، جیساکه الله تعالی اس سورت کے شروع میں فرماتے هیں : "إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ فِي لَيۡلَةِ ٱلۡقَدۡرِ" -

اس سورت نے سوره عبس کے بعدشرف نزول پایا ، اس سورت کے مندرجه ذیل نام هیں:

1 - القدر -

2 - ليلة القدر -

3 - "إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ فِي لَيۡلَةِ ٱلۡقَدۡرِ" -

اس سورت کے مکی یا مدنی هونے کے بارے میں علماء کا اختلاف هے، مفسر ابوحبان کا "البحرالمحیط" میں دعوی هے که اکثر علماء کے نزدیک یه سوره مدنی سورتوں میں سے هے،علی بن احمد الواحدی اپنی تفسیر میں لکھتے هیں که مدینه میں نازل هونے والی یه پهلی سورت هے، اس کے برعکس ما وردی فرماتے هیں که: یه سورت اکثر علماء کے نزدیک مکی هے، امام السیوطی نے"الاتقان" میں بهی یهی لکھاهے ، ابن مردویه نےابن عباس، ابن زبیر اور عائشه سے یهی قول نقل کیاهے که یه سوره مکه میں نازل هوئی هے ، سوره کے معنی اور مشتملات سے محسوس هوتاهے که یه سورت مکه میں نازل هوئی هوگی-

سوره قدر کا موضوع

اس مبارک سوره میں قرآن مجید کے نزول کا آغاز اور دوسرے دنوں اور مہینوں پر شب قدر کی فضیلت اور برتری بیان کی گئی هے، شب قدر جس میں مقدس الهامات کی خوشبوئیں اور خدا کے جلال کی روشنیاں پھیلی هوتی هیں، اور الله تعالی ان کو نزول قرآن کی حرمت سے اهل ایمان کو عطا فرماتاهے، اور آسمان سے طلوع فجر تک پاک طبیعت فرشتوں کے نزول کا ذکر کرتاهے، پس کیاهی عظیم رات هے شب قدر، جو الله کے نزدیک هزارمهینوں سے بهتر هے -

اس سورت میں اصل بحث کا موضوع جیساکه هم نے اوپر ذکرکیاهے وه قرآن کریم کی عظمت هے، قرآن کریم کی شان وعظمت کا اندازه اس بات سے لگایا

(c) ketabton.com: The Digital Library

جاسکتاھے کہ اس کےنزول کی رات کو "شب قدر" کھاجاتاھے، قدر کی رات، اھمیت کی رات، ایک ایسی رات جو خود قابل قدر ھے، ھزار راتوں سے بھتر، ایک انسان کی زندگی سے بھتر، انسان کی قسمت نوکا تعین کرنی والی رات ، یہ رات قوموں کی تقدیر لکھنے والی رات۔

جس نے اس رات کی قدر کی اور اس رات میں شامل خدا کی اس عظیم نعمت کی وقعت رکھی، اس کی حفاظت کی اور اس کا شکر ادا کیا تو اس نے عزت وعظمت حاصل کی، اور جس نے بھی اس "شب قدر" کی عظمت پر توجہ نھیں دی ، اس نے اس نعمت کو نہ پھچانا کہ آج کی رات اس کی زندگی میں آئی ھے، مگر اس کو اھمیت نھیں دی، تو وہ شخص ذلیل اور عذاب الٰھی کا سامنا کرے گا۔

سورہ "القدر" کی آیات، الفاظ اورحروف کی تعداد

سورہ قدر کی آیات مختصر اور موزون ھیں، اس سورت کا ایک (1)رکوع ، پانچ (5) آیتیں، اکتیس (31) الفاظ ، ایک سو پندرہ (115) حروف اور اونچاس (49) نقطے ھیں۔

(یادر ہے کہ سورتوں کے حروف کی تعداد میں علماء کے اقوال مختلف ہیں، اس کی تفصیل کے لیے سورہ "طور" تفسیر احمد کی طرف رجوع کریں)

سورۃ القدر اور سورۃ العلق کے درمیان ربط و مناسبت

سورۃ العلق میں اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ اپنے رب کے نام سے قرآن پڑھیں اورسیکھیں، اس سورت میں اللہ تعالی نے اس کے نزول کا آغاز بیان کیاھے، جو کہ شبِ قدر رمضان کی سب سے قیمتی اور باعزت رات ھے۔

سور قدر کی فضیلت

سورہ قدر کے مشتملات اور فضیلت جیساکہ اس سورت کے نام سے واضح ھے پھلے مرحلے میں شب قدر میں قرآن عظیم کا نزول بیان کیاگیاھے ، اور پھر شب قدر کی اھمیت ، اس کی برکات اور اثرات بیان کی گئی ھیں، شب قدر میں قرآن عظیم کا نزول، شب قدر وھی رات ھے جس میں انسانوں کی سال بھر کی تقدیر اور قسمت کا تعین ھوتاھے، یہ ایک اور دلیل ھے قرآن کے آسمانی کتاب ہونے پر۔

شب قدر کی فضیلت

"شب قدر" وہ رات ھے جس میں قرآن عظیم پیغمبر اسلام پر نازل ھوا اور اس رات میں عبادت کی فضیلت تمام راتوں سے زیادہ ھے، اس رات میں انسان کی ایک سال کی تقدیر کا تعین ھوتاھے ، ایسی رات میں سب سے زیادہ نیک اعمال میں سے ایک "احیاء" ھے، جس کا مطلب ھے صبح تک ایک رات جا گنا، لھذا انسان کے لیے مناسب ھے کہ ایسی رات میں اپنے بُرے اعمال کے

(c) ketabton.com: The Digital Library

لیے استغفار کرے، کیونکه یه توبه کی رات ھے، اور اس میں الله تعالی اپنے بندوں پر خصوصی کرم فرماتے ہیں، (لسان العرب) ۔

قرآن کے تدریجی نزول کی حکمت

الله تعالی نے امت محمدیه کو عزت اورعظمت سے نوازا ، اپنا آخری پیغام، بیش قیمت کتاب جو که ایک معجزه ھے، اس امت پر نازل فرمائی تاکه وه ان کے لیے دستورحیات بنے ، ان کی مشکلات کا حل بنے، اس امت کی جسمانی اور روحانی امراض کا علاج اور شفا ھو ، اس امت کے لیے عزت وعظمت اور کامیابی اور سربلندی کی علامت بنے، اس کا نزول ان کے لیے وجه صد افتخار ھو (جتنی یه کتاب محترم اوربا عظمت ھے) اسی طرح جس ھستی پر اتاری گئی وه بھی زمین وآسمان میں سب سے برگزیده اور معزز ترین ھستی ھے ، یعنی جناب محمد بن عبدالله صلی الله علیه وسلم ، یه کتاب ان کی طرف منسوب کی گئی، اس قرآن کے نزول سے آسمانی رسالت کا سلسله تکمیل کو پهنچ گیا، اس کے نور کی کرنیں کائنات میں چار سو پھیل گئیں، پورا جهاں اس نور تاباں سے جگمگا اٹھا، اس ھدایت الٰھی نے انسانوں کو تھام لیا، ان کو سهارا دیا، اس قرآن کا نزول جس ھستی کے توسط اور ذریعه سے ھواھے، وه آسمانوں میں امین ، دیانتدار جانی جاتی ھے ، یعنی جبریل علیه السلام ، انھوں نے یه قرآن آپؐ کے قلب اطھرپر بتدریج نازل کیا ۔ (شعراء : 193 تا 195). (درآمدی برعلوم قرآن صفحه : 55 و تفسیر فرقان)۔

قرآن کے بتدریج نزول کا فلسفه

قرآن عظیم کے تدریجی نزول میں بڑی حکمت اور بهت سے راز ھیں، جن سے اھل علم واقف ھیں، ان میں سے چند راز اور حکمتیں یه ھیں:

1 - مشرکین کے ظلم وستم کے مقابلے میں پیغمبرؐ کے دل کو مضبوط رکھنا۔
2 - وحی کے دوران نبی صلی الله علیه وسلم کے ساتھ حسن سلوک ۔
3 - آسمانی احکام کی قانون سازی میں قدم بقدم آگے بڑھنا۔
4 - مسلمانوں کےلیے قرآن کریم کے حفظ اور سمجھنے کا آسان ھونا۔
5 - واقعات اور حوادث کے ساتھ رھنا، اپنے وقت میں ان سے محتاط اور باخبررھنا، اور قرآن کے ذریعه رب کی بارگاه سے جڑے رہنا (جو ذات علیم اور حمید کی طرف سے نازل کیا گیاھے) ، (در آمدی برعلوم قرآن صفحه : 59 اور تفسیر فرقان)۔

سور ه قدر کا پیغام

1 - شب قدر انسان کے دماغ اور روح کی صحت اور خدا کی بارگاه میں سربلندی کی رات ھے، "سَلٰمٌ۠ ○هِيَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ"۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

2 - شب قدر رحمت کی رات ھے، اس میں انسان توبه کے ذریعے خدا کے فضل کو اپنی طرف متوجه کرسکتے ھیں۔

3 - الله تعالی کی طرف سے معاملات کی تقدیر انسانوں کی خوشی اور بھلائی پر مبنی ھے ، الا یه که انسان خود اس کے علاوه چاھیں " سَلٰمٌ۞هِيَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ"۔

الفاظ اور اصطلاحات کی تشریح

"اَنۡزَلۡنٰا" ھم نے اتارا، "القدر" طاقت ، بڑائی، شرف، وقار، قدر، اندازه اور مقدار۔

"مَآ اَدۡرٰىكَ " تم کیا جانتے ہو ، کس چیز نے تجھے با خبرکیا، تجھے خبر نھیں ھے (حاقه : 3، مرسلات: 14 ، انفطار : 16 اور 17)۔

"اَلۡفِ شَهۡرٍ" هزار مھینے "الروح" جبرئیل ، یا ھرچیزکی روح، رحمت ، "مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ" ھر کام کے لیے ، "سَلٰمٌ " درود، تحفه، سلامتی ، امن وامان، "مطلع" صبح سویرے ، صبح کی سفیدی۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورة القدر

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ۝١ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ۝٢ لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝٣ تَنَزَّلُ
ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝٤ سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ۝٥

سورت کا ترجمه

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ	شروع کرتاهوں الله کے نام سے جوبڑا مهربان نهایت رحم والاهے
إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ۝١	بلاشبه هم نے اسے (قرآن کو) قدر کی رات میں اتارا
وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ۝٢	اور تمهیں کیا معلوم شب قدر کیاهے؟
لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝٣	قدر کی رات هزار مهینوں سے بهتر هے
تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝٤	اس میں روح (جبرئیل) اور فرشتے هرکام کے (انتظام) کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے هیں
سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ۝٥	وه رات فجر طلوع هونے تک سلامتی هے

سوره قدر کی تفسیر

اس سورت کی مبارک آیات میں قرآن کریم کے نزول کا آغاز اور شب قدر کی فضیلت کے بارے میں بحث کی گئی هے.

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ۝١	بلاشبه هم نے اسے (قرآن کو) قدر کی رات میں اتارا

هم نے قرآن کو قیمتی اور اهمیت والی رات "لیلة القدر" میں نازل کیا هے ، قرآن کریم کے نزول کی وجه سے یه رات عبادت ، شرافت، بڑائی اور مقام ومرتبه میں هزار مهینوں سے بهتر قرار پائی هے.

"اَنْزَلْنٰهُ" اکثر مفسرین کے فهم کے مطابق ضمیر "هٗ" انزلناه میں قرآن کی طرف لوٹتی هے، اور نزول قرآن کے آغاز کا اشاره هے، اسم ظاهر کے

(c) ketabton.com: The Digital Library

بجائے ضمیر "ہ" کا ذکر اس کی غیر معمولی شہرت اورمثال کی وجہ سے ہے، اور اس کا مرجع سب کے ذھنوں میں ھے ۔
خدا فرشتوں کے ذریعے اور ان کے وساطت سے دنیا کی معاملات کو انجام دیتاھے، اس لیے قرآن کریم کی اکثر آیات میں افعال اور ضمیر جو خدا سے متعلق ھیں جمع کی صورت میں ذکر کیے گیے ھیں، جیساکه سورت کے شروع میں ھے که: "إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ" ھم نے قرآن کو نازل کیا، بھت سےمفسرین کی رائے کے مطابق قرآن پاک دومرتبه نازل ھوا، ایک مرتبه شب قدر میں یکجاھوکر جس کی طرف یه سوره اشاره کرتی ھے، اور پھر بتدریج نبی صلی الله علیه وسلم کی تئیس ساله رسالت کے دوران، اس آسمانی کتاب کے نزول کے بارے میں قرآن کی تفسیریں دوطرح کی ھیں، ان میں سے کچھ لفظ "أنزلنا" کے ساتھ جوکه "انزال" کی اصل سے ھے، جس کا معنی ایک ھی بار نزول کے ھیں ، اور کچھ لفظ "نزّلنا" کے ساتھ جوتنزیل کی اصل سے آیاھے، جس کا مطلب ھے "بتدریج نزول" ، ابن عباس کھتے ھیں که : الله تعالی نے مکمل قرآن "لوح محفوظ" سے لے کر "دارالعزۃ" تک دنیا کے آسمان پر نازل فرمایا، اس کے بعد وقت کے تقاضوں کے مطابق تئیس سال میں رسول الله صلی الله علیه وسلم پر بتدریج نازل ھوتارہا، (مختصر: 659/3 ، اور قرطبی : 130/19) ۔
تفسیر" جلوه ھای از اسرار قرآن " کے مصنف لکھتے ھیں: قرآن کا نزول اور اتارنے کا مطلب الله کے پیغام کو اوپر سے نیچے بھیجنا بھی ہے، اور کلام الھی کے اعلی درجے کو انسانی فھم و ادراک کے درجے تک نیچے پھنچادینا بھی ہے، یعنی ھمارے عظیم رب اپنے اعلی کلام کی سطح اور درجے کو اس حدتک نیچے لایاکه زمین میں بسنے والے انسانوں کے لیے قابل فھم ھوا۔
"لیلة القدر" عظیم اورقیمتی رات، یه اپنی اھمیت بڑھانے اور قسمت متعین کرنے کی رات ھے، کیونکه قرآن کریم اسی میں نازل ھوا، جوکه ہرلحاظ سے نور، رحمت، خیر، برکت، سلامتی اور سعادت ھے۔

قدر:

1 - اس رات میں تقدیر یں فرشتوں کے سامنے واضح اور معین ھوجاتی ھیں۔
2 - اس رات کی قدر ومنزلت بھت زیاده ھے، اوریه 83 سال کی عبادت کے برابر ھے؛ لھذا شب قدر الله تعالی کے شکر بجالانے اور شکر گزاری کی رات ھے ، کیونکه بشر کے لیے الله تعالی کی سب سے اھم نعمت قرآن کریم کا نزول ھے، جو کہ اس رات میں ہوایاد رکھنا چاھے که : ظرف اور مظروف کا مناسب ھونا ضروری ھے، بھترین کتاب بھترین رات میں بھترین انسان پر نازل ھوئی۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝٢	اور تمهیں کیا معلوم شب قدر کیاھے؟

اور آپ کو کیا معلوم هوا که قدر کی رات کیا هے؟ یعنی: تجهے کیسے پته چلے
گا که کونسی رات شب قدر هے، (اورکتنی عظیم هے) یعنی کس چیزنے تمهیں اس کی قدر وعظمت سے آگاه کیا: (خازن : 4/ 275) .
سوال شب قدر کی عظمت اور اهمیت کا هے، یعنی: آپ نے شب قدر کی فضیلت اورشرف کے حتمی اور آخری درجے کو نهیں سمجها هے .
"مَآ اَدْرٰىكَ" تم کیا سمجهتے هو؟ "مَآ اَدْرٰىكَ" کی تعبیر اور اس موضوع کا مفهوم
یه بات هم پر واضح کردیتی هے که اس رات کا صحیح وقت اور عظمت رسول الله صلی الله علیه وسلم کو بهی معلوم نهیں تها، دوسروں کو کیا معلوم ! یه آیت مبارکه اس بابرکت رات کی اهمیت ، قدر اور فضیلت کی وجه بیان کرتی هے که : جو رمضان کے مهینے کے آخری عشره میں چهپی هوئی هے، اسے یقین قطعی سے کوئی نهیں جانتا، اهل علم کے نزدیک شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشره کی طاق راتوں میں چهپانے کی وجه یه هے که: الله تعالی نے اس کو پوشیده رکهاهے، تاکه بندوں کو زیاده عبادت کی ترغیب دی جائے اور وه اپنی عبادات کو ایک رات کےلیے مخصوص نه کریں، اور هرایک کےلیے ایمان کو مضبوط کرنے کا تربیتی نصاب بنے .

ملاحظه:

رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتیں (21 ، 23، 25، 29،27) وه بهترین تحفے هیں جو الله تعالی نے اپنے بندوں کو عطا کیےهیں .
"لیلة القدر": قدرکی رات ، لفظ "قدر" قرآن عظیم میں کئ معنی میں استعمال هواهے:

الف: مقام اور مرتبه ، جیساکه فرماتاهے: وما قدروا الله حق قدره (انعام : 91)
(جیسا چاهیے تها، انهوں نے خدا کے مقام اور عظمت کوایسا نهیں پهچانا).

ب: تقدیر اور قسمت : جیساکه وه فرماتاهے: "جئت علی قدر یاموسی" (طه: 40)
(اے موسی! تم (خدا کی) تقدیر کے مطابق (اس مقدس مقام پر)آئے هو).

ج: تنگی اور مشکلات : جیساکه فرماتاهے "وَمَن قدر علیه رزقه" (طلاق: 7) (جس پر رزق روزی تنگ کردے).

ابتدائی دو معنی: لیلة القدر" کے لیے مناسب هیں، کیونکه شب قدر اهمیت والی رات هے ، تقدیر اور قسمت معین کرنے والی رات بهی هے.

(c) ketabton.com: The Digital Library

لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ ۝ خَيۡرٞ مِّنۡ أَلۡفِ شَهۡرٖ ۝٣	قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ھے

"لیلة القدر" کی رات ان راتوں میں سے ھے جو ہزار مہینوں سے بہتر ھے، "الف شہر" ہزار مہینے ، یہ بات قابل ذکر ھے کہ "الف شہر" سے مراد تکثیر ھے نہ کہ تعین اور محدودیت ، اور یہ کہ لیلة القدر کو ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیاگیاھے، ظاھرھے کہ ان ہراز مہینوں میں ہرسال لیلة القدر کی ایک رات ہوتی ھے، تو پھر یہ کیسا حساب ھے؟.

مفسرین فرماتے ھیں کہ ہزار مہینے سے مراد وہ مہینے ھیں جن میں یہ رات نہ ھو، اس لیے اس میں کوئی اشکال نہیں ھے (کذا ذکرہ ابن کثیر عن مجاھد). مختلف ممالک اور شہروں میں مطالع کے فرق کے مطابق شب قدر بھی مختلف ھیں، البتہ اس میں کوئی حرج نہیں ، کیونکہ جہاں بھی شب قدر آتی ھے، وھاں لیلة القدر کی برکتیں حاصل ہوتی ھیں، واللہ سبحانہ وتعالی اعلم .

مفسرین نے کھاہے کہ: اس کا مطلب یہ ھے کہ شب قدر میں ایک نیکی ان ہزار مہینوں کے عمل سے بہترھے ، جن مہینوں میں قدر کی رات نہیں ، تاریخی روایات میں آتا ھے کہ:(پہلی امتوں میں سے ایک امت میں) ایک شخص نے ہزار مہینہ اسلحہ اٹھائے اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان متعجب ہوئے اور حیرت میں پڑگئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے ایک تمناکی اور فرمایا: اے اللہ !میری امت کو مختصر ترین عمر اور بہت کم اعمال عطا کیے گئے ہیں تو پھر اللہ تعالی نے قدر کی رات عطاکی اور فرمایا: شب قدر آپؐ اور آپؐ کی امت کے لیے ان ہزارمہینوں سے بہترھے جس میں اس شخص نے جہاد کیا، (اس قول کو ابن عباس اور مجاھدنےنقل کیاھے).

مجاھد نے کہا: اس سے مراد نیک اعمال ھیں، روزہ رکھنا اور رات کی نماز ہزار مہینوں سے افضل ھیں (مختصر: 659/3).

"أَلۡفِ شَهۡرٖ" کے بارے میں ایک یاد دھانی : 83 سال اور 4 ماہ

انسان کی مختصر زندگی کی وجہ سے اللہ رب العزت نے اس امت پر یہ احسان کیاہے کہ اس رات میں عبادت کرنے سے ھمیں ایک لمبی عمر کی عبادت کرنے کا اجروثواب ملے گا، اس لیے کہ اتنی سی کم زندگی میں (۶۰- ۷۰- ۸۰) کی ہوتی ہے ، اس میں ۸۳ سال تک عبادت ممکن نہیں ہے، اس لیے اللہ نے ایک رات کی عبادت ۸۳ سال کے برابر قرار دیدی، اس کے علاوہ لفظ "ألف" کو محدود کرنا بھی ضروری نہیں ھے کہ اس کے معنی ہزار ھیں، بعض علماء اور محدثین نے اس کی مقدار ہزارمہینے مقرر کی ھے کہ ۸۰ سال سے چند سال اوپر ھیں ، اور انھوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ھے کہ یہ نتائج زیادہ مناسب نہیں ھیں، اور آیات کے سیاق وسباق سے میل نہیں کھاتے، اللہ

(c) ketabton.com: The Digital Library

تعالی لیلة القدر کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ھیں :"لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ۝ خَيۡرٞ مِّنۡ أَلۡفِ شَهۡرٖ" قدر کی رات ھزارمھینوں سے بھتر ھے، لیکن حقیقت یه ھے که انھوں نے کھا که شب قدر ھزار مھینوں سے بھتر ھے، اس پر بحث ھے، کیونکه الله تعالی نے نھیں فرمایا: "العبادة فی لیلة القدر خیر من الف شھر" بلکه فرمایا:

"لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ۝ خَيۡرٞ مِّنۡ أَلۡفِ شَهۡرٖ" قدر کی رات خود ھی ھزارمھینوں سے بھتر ھے، اور یه ھزار تکثیر کے لیے ھے، یه ضروری نھیں ھے که ایک ھزار کا مطلب بالکل ایک ھزار ھو، اس طرح کی تشریحات اور تعبیرات قرآن کریم اورعربی زبان میں بھت زیاده استعمال ھوئی ھیں (کہ خاص عدد ذکر کرکے کثرت مراد ہوتی ہے) ۔

مختصر انسانی زندگی کا مفهوم

رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا:" أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ، وَأَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذَلِكَ" (ترمذی: 355) اور (ابن ماجه: 4236)۔

"میری امت کی عمریں ۶۰ سے ۷۰ سال کی درمیان ھوں گی، اور ان میں سے کچھ اس سے زیاده عمر پاتے ھیں" چنانچہ خدا تعالی نے ھمیں لیلۃ القدر جیسے یه تحفے ھماری مختصر زندگی کے وجه سے عطا کیے ھیں ۔

ملاحظه:

جس نے شب قدر میں عشاء اور فجر کی نمازیں با جماعت ادا کیں، اس کو بھی اس رات کا ثواب ملے گا، اور جس نے جتنی زیاده عبادت کی اس کو اتناھی ثواب ملے گا، صحیح مسلم میں حضرت عثمانؓ کی روایت ھے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا که جس نے عشاء کی نماز با جماعت ادا کی اس نے آدھی رات کے قیام کرنے کا ثواب پایا، اور اگر فجر کی نماز جماعت سے پڑھی تو رات بھر کی شب بیداری کا ثواب پایا۔

تَنَزَّلُ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذۡنِ رَبِّهِم۝ مِّن كُلِّ أَمۡرٖ۝	اس میں روح (جبرئیل) اور فرشتے ھرکام کے (انتظام) کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتےھیں

اس رات اپنے رب کے حکم سےفرشتے اور جبرئیل ، عبادت گزاروں اور شب بیداری میں عبادت کرنے والوں کے پاس آتے ہیں، ھر اس کام کی انجام دھی کے لیے جس کا حکم الله نے دیا ھے۔

"تَنَزَّلُ " یکے بعد دیگرے اترے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

یہ فعل بہ معنی ماضی بھی ھوسکتاھے، شیخ محمّد عبده عمَّ پاره کی تفسیر میں فرماتے ھیں: الرُّوح : جبرئیل، فرشتوں اور ان کے سردار جبریل کا نزول زمین کی طرف خیر کی دعااور استغفار طلب کرنے کے لیے ہوتاہے اور یہ عبادت کرنے والوں کے واسطے رات کو جاگتے ھیں، اور خود بھی عبادت کرتے ھیں، اور عظیم رب سے رحم اور بخشش مانگتے ھیں۔

"تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ" روح سے مراد، جبرئیل علیه السلام ھے، حضرت انس روایت کرتے ھیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: جب بھی شب قدر آتی ہے تو جبرئیل فرشتوں کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ زمین پر اترتے ھیں، الله تعالی کے تمام بندوں کے لیے چاھے مرد ھو یاعورت جو الله کے ذکریا نماز میں مشغول رھتے ا ن کے لیے وه رحمت کی دعا کرتے ھیں ۔

"بِاِذْنِ رَبِّهِمْ" الله تعالی کے حکم سے اس رات کو اترتے ھیں ، یعنی وه اپنی مرضی سے نھیں اتر تے، بلکه عظمت والے رب کے حکم سے آتے ھیں۔

"مِنْ كُلِّ اَمْرٍ" ھر اس چیز کے بارے میں جو اس سال تقدیر میں لکھی جائے گی ، اور ھر حکم کا مفھوم وھی چیز ھے جسے سوره دخان آیت "5" میں (کام اور حکیمانه امر) کھا گیاھے، اس رات فرشتے انسانوں کی تقدیر اور قسمت میں الله تعالی جو کچھ فرماتا اور حکم دیتاھے وه لکھتے ھیں ، انسان اس رات میں سچی عبادت اور دعا کرکے اپنی تقدیر بدل سکتے ھیں، ابن کثیر اپنی تفسیر میں آیت مبارکه کے جمله: "مِنْ كُلِّ اَمْرٍ" کے بارے میں لکھتے ھیں حرفِ "من" یھاں به معنی "با" کے استعمال ھواھے، اسی طرح نحوی قواعد کے اعتبار سے حروف جاره ایک دوسرے کی جگه استعمال ھوتے ھیں ، اور "من" اور "با" دونوں حروف جاره ھیں، یعنی فرشتے سال میں رونُماھونے والے تمام تقدیر کو اپنے ساتھ لے کر زمین پر اترتے ھیں۔

بعض مفسرین جیسے مجاھد وغیره نے "مِنْ كُلِّ اَمْرٍ" کو "سلام" سے متعلق جاناھے اور اس کا معنی یوں کیاہے که یه رات ھرقسم کی برائی ، آفت اور بدی سے محفوظ ھے (تفسیر ابن کثیر)

سَلٰمٌ ۛ۫ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۠	وه رات فجر طلوع ھونے تک سلامتی ھے

وه رات صحت وسلامتی ، رحمت اور رات کو جاگ کر گذارنے والے مؤمنوں پر فرشتوں کی طرف سے درود اور سلام کی رات ھے طلوع فجر تک، یه رات مکمل امن اور سکون کی ھے، شروع سے آخر تک برکت ھے، کوئی

(c) ketabton.com: The Digital Library

بُرائی، فتنه، ناخوشی اس کے پهلے لمحے سے طلوع صبح تک موجود نهیں هے۔
"سلامٌ" درود وسلام ، یهاں فرشتوں کی دعا مراد هے جو وہ مؤمنون کےلیےمغفرت اور رحمت کی دعا مانگتے هیں۔
سلامت : یعنی اس میں عبادت اور اطاعت ، هرچیزسے مؤمنوں کے لیے سلامتی اور امن وامان میں رهنے کا سبب هے، یا یه سالم کے معنی میں هے، یعنی ایسی رات هے جو سالم اور سلامتی سے وابسته هے ۔
شیخ قرطبی اپنی تفسیر میں لکھتے هیں: "سلام" اصل عبارت "هیَ سلامٌ" هے ، لفظ "هی" حذف هواهے، یعنی یه رات سلام اور سلامتی هی هے، سراسر خیر هے ، شرنام کی کوئی چیزاس سے نهیں هے (قرطبی)۔
بعض دوسرے مفسرین کهتے هیں: "تقدیری عبارت "سلام هو" هے، اور اسے "مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ" کی صفت بتاتے هیں، اس کا معنی یه هے که یه فرشتے هر اس امر کو لائیں گے جو خیر اور سلامتی والا هو، (مظهری)۔
مجاهد آیت کریمه کی تفسیر میں فرماتے هیں:" وه سلامتی والی رات هے که شیطان اس میں کوئی نقصان یا اذیت نهیں پهنچا سکتا"،شعبی کهتے هیں که:" سَلٰمٌ" سے مراد، فرشتوں کا شب قدر میں اهل مساجد پر سلام کرناہے، سورج کے غروب سے لے کر صبح طلوع هونے تک "، "هِیَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ" یعنی: لیلة القدر کی برکتیں رات کے کسی حصے کے ساتھ مخصوص نهیں هیں، بلکه رات کے شروع سے طلوع فجر تک جاری رهتی ہیں ۔
"مطلع" طلوع، ظاهر هونا، طلوع کا وقت، جب ظاهر هو، یه مصدر میمی یا اسم زمان هے۔

یاد دهانی

شب قدر مختلف مناطق میں ایک هی هے، کیونکه رات وهی نصف کره زمین کا سایه هے، جو که دوسرے نصف کره پر پڑا هے ، اور یه سایه زمین کی گردش کے ساتھ حرکت کرتاهے، اس کی مکمل گردش ایک بار چوبیس گھنٹوں میں پوری هوتی ہے، یه دورانیه دهیرے دهیرے کرۂ ارض کے تمام حصوں پر چھاجاتاهے ، یه کرۂ ارض کی مکمل رات هے، اور قدر کی رات وه هے که جو چند گھنٹے پهلے اوربعد کے فرق سے تمام اهل زمین کی مهمان بنتی هے۔

اس مهینے میں شیطان کے قید هونے کے بارے میں علماء کی آراء

عام طور پر اس سلسلے میں علماء کے نظریات کا خلاصه درج ذیل تین آراء

(c) ketabton.com: The Digital Library

میں نہیں کیاجاسکتاھے:

1 - رمضان سے پہلے شیطان انسان کو گناھوں میں اس حد تک مبتلا کردیتاھے کہ اس کا اثر اس شخص پر رمضان کے آخر تک رھتاھے، رمضان سے پہلے والے گناھوں کی وجه سے وہ رمضان میں اطاعت اور عبادت نہیں کرسکتا، اس بنیاد پر شیاطین رمضان میں قید ھوتے ھیں، لیکن انسان رمضان سے پہلے والے گناھوں کے اثرات کی وجه سے اچھے انداز سے الله کی عبادت کرنے سے محروم جاتاھے۔

2 - شیاطین کا سربراہ جیل میں ہوتاھے، جبکہ اس کے چیلے آزاد اور متحرک ہوتے ھیں ۔

3 - لیلة القدر میں کوئی بھی شیطان آزاد نہیں ھوتا، ھرایک قید او رزنجیر میں بندہوتا ھے، اس رات میں انسان ھر برائی سے محفوظ رھتاھے، کیونکه وہ تمام رات سلامتی ھے، غروب آفتاب سے طلوع فجر تک، وہ رات فرشتوں کے نزول کی رات ھے، پس تمام رات محفوظ اور سلامتی ھے ھربری چیز سے۔

شأن نزول

ابن ابی حاتم نے مجاھد کی سند سے (مرسل) روایت کیاہے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے بنی اسرائیل کے جهاد کی حالت کا ذکر فرمایاکه وہ مسلسل ایک ھزار مهینے تک جهاد میں مشغول رھتے، که کبھی اپنی تلوارین زمین پر نھیں رکھتے تھے، مسلما یه سُن کر حیران رہ گئے، اس وقت یه سورہ " القدر" نازل ھوئی، اس ایک رات کی عبادت نے اس امت کو بنی اسرائیل کے مجاھدین کی ساری زندگیوں سے اونچا کردیا، یعنی ایک ھزار مهینے کے برابر۔

مجاھد کی روایت کے مطابق ابن جریرنے ایک اور واقعه کا ذکر کیاھے که بنی اسرائیل میں ایک عبادت گذار ھوا کرتاتھا که رات بھر عبادت میں مشغول رھتا اورصبح کو جهاد کے لیے نکلتا ، دن بھر وہ جهاد میں مصروف ھوتا، اور اس طرح اس نے ایک ھزار مهینے الله کی عبادت میں گزاری، تو رب تعالی نے سورہ قدر نازل فرمائی، اس سے معلوم ھوتاھے که شب قدر امت محمدی کے خصوصیات میں سے ھے (مظھری)۔

ابن کثیر اس قول کوامام مالک کا قول سمجھتے ھیں، بعض شوافع نے اسے جمھور کا قول قرار دیاھے، خطابی اس پر اجماع کا دعوی رکھتے ھیں، لیکن بعض محدثین کا اس میں اختلاف نظر ھے (تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ملاحظه کریں)۔

شب قدر اور قرآن کریم کا سبب نزول

الف: قرآن کریم کا نزول: شب قدر کی ایک خصوصیت اور فضیلت یہ ہے

(c) ketabton.com: The Digital Library

که قرآن عظیم ، انسانی رهنمائی کی کتاب اور پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی الله علیه وسلم کا ابدی معجزه اسی رات میں نازل هوا هے، قرآن مجید کی آیتیں ان کا مطلب اورموضوع کی تائید کرتی هیں: اول:سوره "قدر" فرماتاهے:" اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۝" ، **دوم:** سوره بقره: 185 ، " شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ"، سوم: آیات 3 اور 4 سوره دخان)" اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ ۝ فِیۡهَا یُفۡرَقُ كُلُّ اَمۡرٍ حَكِیۡمٍ ۝" که هم نے اس کو مبارک رات میں نازل کیا، بیشک هم ڈرانے والے هیں، اس رات کو هرکام کا فیصله خدا کی حکمت کے مطابق کیا جاتاهے۔

مبارک کا کیا مطلب هے؟

لفظ مبارک جوآیت مذکوره میں آیاهے، برکت کے ماده سے لیا گیاهے، یعنی یه رات رحمتوں سے بهری هوئی رات هے، یه نهایت مفید اور نفع بخش رات هے، جس میں نعمتوں اور رزق کی فراوانی هے، اسی طرح همارا عظیم رب فرماتا هے: "اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۝ وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۝ لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ۝" ترجمه: بلاشبه هم نے اسے (قرآن کو) قدر کی رات میں اتارا ، اور تمهیں کیا معلوم شب قدر کیاهے؟ قدر کی رات هزار مهینوں سے بهتر هے"۔

رب تعالی فرماتے هیں: "شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ " (سوره بقره: 185) رمضان کا مهینه وه مهینه هے جس میں قرآن نازل کیاگیاهے ."اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۝ " هم نے اسے شب قدر میں اتارا" اس لیے مطلق حکم یهی هے که شب قدر رمضان کے مهینه میں هے، جمهور مفسرین کے قطعی حکم کے مطابق شب قدر رمضان کے مقدس مهینے میں هے، یه وه رات هے جس میں قرآن عظیم نازل هوا جو تمام نیکیوں اور برکتوں کا سرچشمه هے .

شب قدر ، وه رات هے جس میں قرآن کے نزول سے عالم انسانیت کی تقدیر کی تصدیق اور تعین هوتاهے ، مسلم مفسرین قرآن کے نزول کو دوقسمونمیں تقسیم کرتے هیں :

1 - مجموعی طور پر ایک هی بار میں نزول

2 - تدریجی نزول

نزول دفعی، یعنی قرآن عظیم شب قدر کو پوری طرح حضور صلی الله علیه وسلم کے قلب مبارک پر نازل هوا، اور نزول تدریجی وه نزول هے جو که :

(c) ketabton.com: The Digital Library

23 سال کے عرصے میں قرآن مجید بتدریج حالات اور واقعات کے مطابق پیغمبر اسلام پر نازل ھوا۔

متعدد مفسرین آیت : "إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ فِي لَيۡلَةِ ٱلۡقَدۡرِ ۝١ " کی تفسیر میں لکھتے ھیں " أَنزَلۡنَٰهُ " سے مراد "هم نے قرآن نازل کیا" نهیں ایسا نهیں که شب قدر میں پوری طرح سب کو عرش سے آسمان دنیا پر اتاراگیا، اور یه بهی نهیں کی قرآن پهلی وحی کی رات مکمل نبی کے دل پر نازل هوا تها، یه دو بے بنیاد دلیلیں اور قرآن کی ان صریح آیات کے مخالف هیں، جو نبی صلی الله علیه وسلم پر قرآن کے بتدریج نازل هونے پر دلالت کرتی ہیں۔

اس آیت کی تفسیر قرآن میں هی تلاش کی جانی چاهیے، کوئی بهی رائے قرآن کی تفسیرسے متصادم هو اسے ایک طرف رکھ دیاجائے اور اس سے تعلق نه رکهاجائے۔

چناچہ قرآن کریم اس بارے میں واضح طورپرکهتاهے: " وَقُرۡءَانٗا فَرَقۡنَٰهُ لِتَقۡرَأَهُۥ عَلَى ٱلنَّاسِ عَلَىٰ مُكۡثٖ وَنَزَّلۡنَٰهُ تَنزِيلٗا ۝١٠٦" (سورة الاسراء: 16) ترجمه: " اور قرآن عظیم، هم نے اس کو جدا جدا کر کے (نازل) کیا، تاکه تو اسے لوگوں پر ٹهہر ٹهہر کر پڑھے اور هم نے اسے، (تهوڑا تهوڑا) نازل کیا"، اسی طرح فرماتاهے: "وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَوۡلَا نُزِّلَ عَلَيۡهِ ٱلۡقُرۡءَانُ جُمۡلَةٗ وَٰحِدَةٗۚ ۝ كَذَٰلِكَ ۝ لِنُثَبِّتَ بِهِۦ فُؤَادَكَۖ وَرَتَّلۡنَٰهُ تَرۡتِيلٗا ۝٣٢ " (سوره فرقان : 32) " اور کافرکهتے هیں: که اس پر قرآن ایک هی دفعه کیوں نهیں اتارگیا؟ اس طرح آهسته آهسته اس لیے اتارا گیا که اس سے تمهارے دل کو مضبوط کریں، اور اسی واسطے هم اس کو ٹهہر ٹهہر کر پڑھتے هے". یه آیات صاف ظاهرکرتی هیں که قرآن کا نزول جدا جدا اور وقفے وقفے سے تها، یه آیات ان لوگوں کی رائے کو باطل کرتی هیں جو کہتے هیں که قرآن ایک هی دفعه میں نازل هوا هے۔

لفظ "أنزلنا" قرآن کریم میں بارش کے لیے بهی استعمال هواهے، جس کا مطلب هے بتدریج اور وقفے وقفے سے بارش ، نه که آسمان سے تمام پانیوں کا ایک هی وقت میں، ایک جگه اور ایک وقت میں گرنا۔

قدر کے معنی

قرآن کی تصریحات سے یه معامله اتنایقینی هے که شب قدر رمضان کے مقدس مهینے میں هے، لیکن اس کی تاریخ کے تعین میں اختلاف هے، اس بارے میں چالیس اقوال مذکور هیں، لیکن تفسیر "مظهری" میں آیا هے که ان تمام اقوال میں صحیح ترین قول یہ هے که لیلة القدر رمضان کے آخری عشرے میں هے، لیکن اس آخری عشرے میں کوئی خاص تاریخ متعین نهیں

(c) ketabton.com: The Digital Library

هے، البتہ ممکن هے که یه ان راتوں میں سے کسی ایک رات میں هو، یه رات رمضان کے هرمهینے میں بدلتی رهتی هے، صحیح احادیث کے مطابق زیاده امکان هے که طاق راتوں میں هو (21 ، 23 ، 25 ، 27، 29) اور شب قدر سے متعلق تمام احادیث میں ، جن میں طاق راتوں کا ذکر هے تطبیق دی گئی، اگر شب قدر اس میں هو، اور هر رمضان میں بدلتی رہتی ہو تو تمام احادیث اپنی جگه صحیح اور مستحکم هیں، ان میں سے کسی میں تاویل کی ضرورت نهیں هے اس لیے اکثر فقهاء أئمه نے کهاهے که شب قدر رمضان کے آخری عشرے میں بدل جاتی هے۔

ابو قلابہ، امام مالک ، احمد بن حنبل ، سفیان ثوری، اسحاق ابن راهویه، ابو ثور، مزنی، ابن خزیمه وغیره سب نے یهی کهاهے، امام شافعی کی ایک روایت بهی اس قول سے متفق هے، امام شافعی کی ایک اور روایت میں هے که اس رات کو تبدیل نهیں کیا جاسکتا، بلکه طے شده هے (تفسر ابن کثیر) ۔

صحیح بخاری میں حضرت عائشه رضی الله عنها سے مروی هے که رسول الله صلى الله علیه وسلم نے فرمایا: "تحروا لیلة القدر فی العشر الاواخر من رمضان" (شب قدر کو رمضان کے آخری دس راتوں میں تلاش کرو) صحیح مسلم میں حضرت ابن عمر رضی الله عنه سے ایک روایت هے که رسول الله صلى الله علیه وسلم نے فرمایا: " فاطلبوها فی الوتر منها " قدر کی رات کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو (تفسیر مظهری)۔

اس بارے میں که رمضان کی راتوں میں سے کون سی رات شب قدر هے، کیا یه رات واقعی رمضان المبارک کے آخری عشره میں هے، اور وه بهی طاق راتوں میں، یا جفت راتوں میں هے، اس بحث کے لیے احادیث نبوی کی طرف رجوع کرنا چاهیے ۔

علماء متاخرین میں سے بعض نے ذکر کیا هے که لیلة القدر رمضان کی "27" ویں رات هے، اس کی وجه یه هے که لیلة القدر کے الفاظ سورة القدر میں هیں، اور لیلة القدر کا لفظ عمومی طورپر "9" حروف پر مشتمل هے، اس حساب سے "9 * 3 = 27 هوجاتاهے ، لیکن سب سے پهلے تو یه کهنا چاهے که لیلة القدر فضیلت والی رات میں سے هے، جوسال بهر کی تمام راتوں پرفضیلت رکهتی هے، اور اسے خاص برتری حاصل هے، کیونکه یه رات قرآن اور اس کے نزول کی رات هے، نبی کریم صلى الله علیه وسلم اس رات کی فضیلت کے بارے میں فرماتے هیں : " مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ " (بخاری: 35) ترجمه: "جو شخص شب قدر ایمان کے ساته

(c) ketabton.com: The Digital Library

محض ثواب آخرت کے لیے ذکر وعبادت میں گزارے، اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے".
احادیث مختلف ہونے کی وجہ سے شب قدر کے تعین کےبارے میں علماء کی آراء مختلف ہیں، لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رات رمضان المبارک کے آخرے عشرہ اور طاق راتوں میں ہے .
عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ : " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلاَحَى رَجُلاَنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: "إِنِّي خَرَجْتُ لأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَإِنَّهُ تَلاَحَى فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ، فَرُفِعَتْ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ. الْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ وَالتِّسْعِ وَالْخَمْسِ" (بخاري:49)
ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حجرے سے نکلے، لوگوں کو شب قدر بتانا چاھتے تھے (کہ وہ کونسی رات ھے) اتنے میں دومسلمان آپس میں لڑپڑے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اس لیے باھرنکلا تھا کہ تم کو شب قدر بتلاؤں اور فلاں فلاں آدمی لڑپڑے تو وہ میرے دل سے اٹھالی گئی اور شاید اسی میں کچھ تمھاری بھتری ھو (تو اب ایساکروکہ(شب قدر کو رمضان کی ستائیسویں، انتیسویں وپچیسویں رات میں ڈھونڈا کرو"،(البتہ یھاں مراد رمضان کا آخری عشرہ ھے) .
عبد اللہ بن عمرروایت کرتے ھیں کہ :" أَنَّ رِجَالاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: "أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ". (بخاري: 2015) ترجمہ: میں دیکھ رھاھوں کہ تمھارے سب کے خواب آخری سات راتوں پر متفق ھوگئے ھیں، اس لیے جو اس کو تلاش کرناچاھے وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے"
ابوسعیدخدریؓ فرماتے ھیں: " اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم الْعَشْرَ الأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا وَقَالَ: "إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا أَوْ نُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ فِي الْوَتْرِ..." (بخاري: 2016) " ھم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے دوسرے عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھے، پھر بیس تاریخ کی صبح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف سے نکلے اور ھمیں خطبہ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی، لیکن پھر بھلادی گئی ، اس لیے تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو..."

(c) ketabton.com: The Digital Library

عبد الله بن عباس ؓ روایت کر تے ھیں که : "أَنَّ النَّبِي صلى الله عليه وسلم قَالَ: «الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى". (بخاري 2021) " نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشره میں تلاش کرو، جب نو راتین باقی ره جائیں، یا سات راتین باقی ره جائیں، یا پانچ راتین باقی ره جائیں"۔

عبد الله بن عباسؓ دوسری روایت میں بیان کرتے ھیں : " قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: «هِيَ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ هِيَ فِي تِسْعٍ يَمْضِينَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ يَعْنِي لَيلَةَ الْقَدْرِ". (بخاري: 2022) " رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: شب قدر رمضان کے (آخری)عشره میں پڑتی ھے، جب نو راتین گزرجائیں یاسات باقی ره جائیں، آپ صلی الله علیه وسلم کی مراد شب قدر سے تھی"۔

شب قدر کے تعیین میں مروی احادیث کے مطابق یه مختلف ھیں، اور شاید اس رات کو نه جاننے کی حکمت یه ھے که مؤمنین اس رات میں عبادت کا اجر وثواب حاصل کرنے کی حرص کریں اور اس ثواب کو حاصل کرنے کے لیے آخری عشره میں زیاده سے زیاده کوشش کریں ، لیکن اکثرعلماء کا عقیده یه ھے که شب قدر هرسال رمضان المبارک کی ستائیسویں میں ھے – والله اعلم۔

شب قدر کو پانے کی کوشش اور جستجو

نبی صلی الله علیه وسلم سے ایک حدیث مروی ھے :"من قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه " (جوکوئی شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کی نیت سے عبادت میں کھڑا هو اس کے تمام اگلے گناه بخش دیے جائیں گے)۔

اهل سیر لکھتے ھیں که : رسول الله صلی الله علیه وسلم خود شب قدر کو تلاش کرنے کی کوششیں کرتے تھے ، اور صحابه کرام کو بھی تلاش کرنے کی تشویق اور ترغیب دیتے تھے، منقول احادیث سے معلوم هوتاھے که رسول الله صلی الله علیه وسلم رمضان المبارک کے آخری عشره میں شب قدر تک پهنچنے کے لیے اس قدر نماز پڑھتے، دعا اور تلاوت کرتے که سال کے دوسرے دنوں میں ایسی کوشش نهیں کرتے تھے، بلکه اپنے گھروالوں کو بیدار کرتے که وه بھی شب قدر پالیں۔

عائشه رضی الله عنها بیان کرتی ھیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "كان إذا دخل العشر الأواخر أحيا الليل وأيقظ أهله وشد المئزر" (بخاري: 2024). رمضان کے آخرمیں رسول الله صلی الله علیه وسلم اپنی کمر کو مضبوطی

(c) ketabton.com: The Digital Library

سے باندھ لیتے، (اپنی ازواج سے دور رهتے) اور اپنی راتوں کو عبادت کے ساتھ زندہ رکھتے اور اپنے اهل وعیال کو بھی جگاتے تھے۔
مسند میں عبادہ بن صامت سے مرفوع روایت هے کہ: جس نے شب قدر کو حاصل کرنے کے لیے شب بیداری کی، اور اسے پانے میں کامیاب هوگیا تو اس کے پچھلے اور آئندہ گناہ معاف کردیے جائیں گے ۔
بعض صحابه وتابعین کے بارے میں بھی آیاھے، کہ آخری عشرے میں شب قدر تک پهنچنے کی امید میں غسل کرتے اور خوشبولگاکر بهترین حالت میں شب قدر کو پالیں، اس لیے مسلمان روزہ داروں کے لیے لازم هے که رسول الله صلی الله علیه وسلم اور صحابه کرام کی سیرت پر عمل پیرا هوتے هوئے اس مقدس رات کو حاصل کرنے کے لیے اپنی کوششیں صرف کردیں، بالخصوص رمضان کے آخری عشرے میں، یقینًا یه رات رمضان المبارک کے آخری عشرے میں وہ بھی طاق راتوں میں هے، اکثر وبیشتر امید یهی هے که یه ستائیسویں کی رات هوگی۔
اس کی دلیل مسلم کی حدیث هے جو أبی بن کعب رضی الله عنه سے روایت هے: " میں خدا کی قسم کهاتاهوں، میں جانتاهوں که وہ کونسی رات هے، اور یه وہ رات هے جس کے بارے میں رسول الله صلی الله علیه وسلم نے همیں اس رات کو شب بیداری کرنے کا حکم فرمایا، وہ رات ستائیسویں کی هے"، اور ابی اس کی قسم کهاتے تھے اور کهتے تھے ان نشانیوں کے ساتھ جو همارے نبی صلی الله علیه وسلم نے همیں بتائے هیں که اس دن صبح سورج طلوع هوگا، جس میں شعاعیں نهیں هوگی۔
حضرت بی بی عائشه رضی الله عنها فرماتی هیں که انهوں نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے عرض کیا: اے خدا کے رسول! اگر مجھے شب قدر مل جائے تو میں کیا کهوں ؟ آپ صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کهو : " اللهم إنك عفو كريم تحب العفو فاعف عني" (رواہ احمد وترمذی وصححه الألبانی) ترجمه: اے الله تو معاف کرنے والاہے ، معافی کو پسند کرتاہے مجھے معاف کردے ۔

ای خواجه چه جوی از شب قدر نشانی
هرشب، شب قدر است اگر قدرش بدانی (سعدی شیرازی)

شب قدر کیوں متعین نهیں هوئی ؟

علماء اور مفسرین لکھتے هیں که هرقیمتی چیزتک رسائی کی جدوجهد، کوشش اور ایک طرح کی محنت کی ضرورت پڑتی هے، یه معروف هے ، هروہ چیز جس کی اهمیت زیادہ ہوگی تو اس کی قیمت بھی زیادہ هوگی۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

شب قدر کی عبادت کی قدر هزار مهینوں سے زیاده بهتر هے، واضح رهے که اس رات کو دیکهنا اور حاصل کرنا کوئی آسان کام نهیں هے اور نه هی اتنے آسان طریقے سے پاناممکن هے، اگر کسی شخص کے لیے اس آسانی کے ساتھ اس رات تک رسائی ممکن هو تو یه تمام انسانوں کو میسر هوگی، اسے حاصل کرنے کے لیے بهت جدوجهد، عبادت اورمحنت درکار هے ، مفسرین لکهتے هیں که اس رات کا رمضان المبارک کی طاق راتوں میں پوشیده هونے اور شب قدر کی وضاحت نه هونے کی وجه بندوں کی عبادت میں وسعت اور اضافه اور ان کا پروردگارسے زیاده قربت هے، رب عظیم سے دعاگو هیں که همیں یه رات عطا فرمائے۔

هرسال شب قدر کا اعاده

سب سے پهلے تو یه کهناچاهیے که شب قدربنیادی طور پر نزول قرآن کے پهلے سال میں تهی، لیکن اس آیت مبارکه کا مفهوم :"تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ "جوکه فعل مضارع هے ، اس میں اس مقدس رات کی تکرار اور تسلسل کو ظاهر هوتا هے، اس کا مطلب یه هے که شب قدر صرف اس سال کی پهلی رات پر منحصر نهیں تهی جس میں قرآن نازل هواتها، بلکه یه مقدس رات هرسال ماه رمضان المبارک میں دهرائی جاتی هے اور (فرشتے، روح) اس میں نازل هوتے هیں؛ لهذا هرقمری سال اور رمضان المبارک کے مهینے میں یه رات هوتی هے، اس فرق کی ساتھ که اب قرآن نازل نهیں هوتاهے، بلکه صرف فرشتے اور روح نازل هوتی هے، اور بنی نوع انسان پر رحمت الٰهی نازل ہوتی هے، لیکن کیسے ؟ یه واضح طور پر معلوم نهیں هے .

شب قدر کی عبادت هزار مهینه سے بهتر هے

سال کے بعض ایام ایسے بهی هیں جن کے الله کی هاں قدر وقیمت اور خاص مقام هے، ان میں سب سے زیاده اهم قدر کی رات هے، ایسی رات جس کی تعریف میں قرآن کریم فرماتاهے: "لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ۬ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍؕ۝۳ " (قدر کی رات هزار مهینوں سے بهترهے) ، قرآن مجید سوره قدر میں کهتاهے: "اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۝۱ وَمَآ اَدۡرٰٮكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِؕ ۝۲ لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ۬ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍؕ۝۳ "

ترجمه: بلاشبه هم نے اسے (قرآن کو) قدر کی رات میں اتارا ، اور تمهیں کیا معلوم شب قدر کیاهے؟ قدر کی رات هزار مهینوں سے بهتر هے"۔

رب تعالی فرماتے هیں : "شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِىۡٓ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ " (سوره بقره: 185) (رمضان کا مهینه وه مهینه هے جس میں قرآن نازل کیاگیاهے) اور پهر هم سوره قدر میں پڑھتے هیں: "اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۝۱ " که هم نے اسے شب قدر

(c) ketabton.com: The Digital Library

میں اتارا" قرآن کے مطلق حکم کے مطابق رمضان المبارک کے مقدس مھینے میں شب قدر ھے، اب بعض مسلمانوں کے ذھنوں میں یه سوال پیدا ھوتاھے که پچھلے انبیاء کی امتوں کی عمر یں طویل ہوتی تھیں، اور شاید ان کی عبادت ھماری عبادت سے زیادہ تھی، مثلا: نوح علیه السلام کے پیروکاروں کے عمر ایک هزار سال سے زیادہ ہوتی تھی، لیکن ھماری عمریں شاید ساٹھ، سترسال سے اوپر نه جائیں ؛ لهذا هم کتنی هی عبادت کریں، ھماری عبادت ان کے درجے کو نھیں پهنچے گی۔

لیکن ایسا نھیں ھے، رب العزت نے اپنے فضل وکرم کی بنا پر امت مسلمه کو ایک رات کی عبادت هزار مهینوں کی عبادت کے برابر عطا فرمائی، اور خاص خوبصورتی کے ساتھ فرمایا: "لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ۬ ۝ خَيۡرٌ مِّنۡ أَلۡفِ شَهۡرٍ۬ ۝٣ " که شب قدر هزار مهینوں سے بهتر هے، اگر هم 1000 کو 12 مهینون سے تقسیم کریں گے تویه 83 سال کے برابرهے، اگر کوئی شخص ساٹھ"60" کی عمر تک قدر کی راتوں میں عبادت کرے، اور هم "60" کو "83" سے ضرب دیں تو یه "4980" سال کے برابر هوجاتاهے، یه هے شب قدر کی فضیلت اور عبادت۔

شب قدر کی فضیلت اور برتری

یه واضح هے که خدا کی مخلوقات تخلیق کے اعتبارسے آپس میں ایک دوسرے پر فوقیت اور فضیلت رکھتی هیں، اور یه فضیلت اور بهتری جیسے مساجد کی جگهوں کی فضیلت غیر مساجد کی جگهوں پر اور مساجد کے ما بین بھی اور خاص اور عام میں جیسے مسجد الحرام کی فضیلت دوسری مساجد پر، اسی طرح وقت اور زمانه کی فضیلت ایک دوسرے پر جس طرح ماه رمضان کی فضیلت دوسرے مهینوں پر، یا عرفات کے دن کی فضیلت دوسرے دنوں پر، اسی طرح انسانی تخلیق میں ایک دوسرے پر فضیلت، البته تقوی کے اعتبار سے ، جیسے نبی صلی الله علیه وسلم کی خلقت کی فضیلت دوسرے انسانوں کی تخلیق پر ؛ چنانچہ اسی طرح شب قدر سال کی تمام راتوں پر خاص فضیلت رکھتی هے ۔

اس رات کی برتری اور فضیلت میں سے ایک فضیلت اس رات میں قرآن کریم کا نزول هے، "إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ فِي لَيۡلَةِ ٱلۡقَدۡرِ ۝١ وَمَآ أَدۡرَىٰكَ مَا لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ ۝٢ وَمَآ أَدۡرَىٰكَ مَا لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ ۝٢ تَنَزَّلُ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذۡنِ رَبِّهِم ۝ مِّن كُلِّ أَمۡرٖ ۝ سَلَٰمٌ ۝ هِيَ حَتَّىٰ مَطۡلَعِ ٱلۡفَجۡرِ ۝٥ " اور ایک بارپھر سوره دخان آیت "3" میں فرماتے هیں: "إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ فِي لَيۡلَةٖ مُّبَٰرَكَةٍۚ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ " که هم نے اس کو مبارک رات میں نازل کیا "۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرماتے هیں: "«من قام ليلة القدر إيماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه". (رواه الجماعة إلا ابن ماجه) ترجمه: (جوکوئی شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کی نیت سے عبادت میں هو اس کے تمام اگلے گناه بخش دیے جائیں گے) اس رات کی سب سے بڑی فضیلت یه هے که اس ایک رات کی عبادت هزار مهینوں یعنی: تراسی (۸۳) سال سے بهتر هے، اس کے برابر هونے کی کوئی حد مقرر نهیں هے که کتنی بهترهے ، کیا دوبرابر، یا چار برابر، دس برابر یا سو برابر وغیره ان سب کا امکان هیں۔
صحیحین میں حضرت ابو هریره سے نقل کیاگیاهے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: جو کوئی قدر کی رات عبادت کے لیے اٹھے اس کے تمام گناه معاف کیے جائیں گے، حضرت ابن عباس رضی الله عنه سے روایت هے که نبی صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: تمام وه فرشتے جو سدرة المنتهی میں سکونت رکھتے هیں شب قدر میں وه سب جبرئیل کے ساتھ دنیا میں اترتے ہیں، کوئی مرد عورت ایسی نهیں هے جن کو وه سلام نه کریں سوائے اس کے جو شراب پیتاہو یا سور کا گوشت کھاتاہو۔
ایک حدیث میں نبی کریم صلی الله علیه وسلم فرماتے هیں : "جوکوئی بھی شب قدر کے خیراوربرکت سے محروم رها، تو وه مکمل محروم رها" لیکن یه هرکسی کو حاصل نهیں هوگا اور نه هی شب قدر کے اجروثواب اور برکات کے حصول میں ان کا کوئی دخل هوگا، اس لیے آپ ان کے بارے میں نه سوچیں ۔

محترم قارئین:

شرعی نصوص اور قرآن کریم کی آیات کا خلاصہ یہ نکلتاہے کہ "شب قدر" رمضان کے مقدس مهینے کی راتوں میں سے ایک هے، اسی لیے اس آخری عشره کو عبادت میں شرعی هدایات کے مطابق گزارنے کا حکم دیاگیاهے، کیونکه ایک طرف قرآن کهتاهے :"شَهۡرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِيٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلۡقُرۡءَانُ " قرآن کریم رمضان کے مهینے میں نازل هوا، اور دوسری طرف سوره مبارکه کی پهلی آیت : "إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ فِي لَيۡلَةِ ٱلۡقَدۡرِ " سے معلوم هوتاهے که شب قدر میں قرآن نازل هوا، لهذا ان دوآیت شریفه کے مجموعه سے واضح هوتاهے که شب قدر رمضان المبارک کےمقدس مهینے میں هے، لیکن یه واضح نهیں هے که رمضان المبارک کی راتوں میں سے کون سی رات هے۔
اس حوالے سے جو روایات موجود هیں ان میں شب قدر کو ان راتوں کے درمیان میں سے شمار کیا گیاهے، پهلی ۱۷ ویں ، 19 ویں ، 21 ویں ، 23 ویں ، 27 ویں ، 29 ویں ، بعض احادیث میں اس بات پر زوردیاگیاهے که

(c) ketabton.com: The Digital Library

شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ھے، اور یہ اکیسویں یا ۲۳ ویں راتوں میں سے ایک ھے، بعض روایات میں یہ تصریح کی گئی ھے کہ شب قدر رمضان کے مقدس مهینے کی ۲۳ ویں رات کو ھے، ان میں سے وہ حدیث جو حضرت عائشه رضی الله عنها کی روایت کرده ہے:" كان إذا دخل العشر الأواخر أحيا الليل وأيقظ أهله وشد المئزر" (بخاري: 2024). جب رمضان کا آخری عشره آتا، رسول الله صلی الله علیه وسلم رات کو جاگتے اور اپنے گھروالوں کو جگاتے اور عبادت کے لیے کمربستہ ہوجاتے۔

امام احمد اور صحیح مسلم کی روایت میں یہ بھی ھے: "كان يجتهد في العشر الأواخر مالا يجتهد في غيرها" رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اتنی زیاده محنت کرتے تھے کہ سال کے دیگردنوں میں اتنی نہیں کرتے تھے۔

حضرت عائشه رضی الله عنها سے روایت ھے کہ: میں نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے عرض کیا: اگر مجھے معلوم ھوجائے کہ شب قدر کونسی رات ھے تو میں کیا کهوں ؟ نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عني " (اے الله ! تو سب سے زیاده بخشنے ولاھے، اور بخشش کو پسند کرتاھے، پس مجھے بخش دے)۔

اس رات کی نمایاں نشانیاں اور علامات

شب قدر کی علامات اورخصوصیات کے بارے میں علمائے کرام نے احادیث نبوی کی بنیاد پر متعدد آراء پیش کی ھیں ، جن میں سے چند آراء ذیل میں بیان کی جاتی ھیں:

مفسرین لکھتے ھیں: که لیلة القدر کی نمایاں نشانیوں میں سے ایک یہ ھے کہ یہ نسبتًا پرسکون رات هوتی ھے، اور مؤمن کا دل اس رات میں سکون پاتاھے اور نیک کام کرنے کی خواهش بڑھ جاتی ھے ۔

کهتے ھیں: شب قدر کی صبح "سورج" کمزوراور سرخ دکھائی دے گا، جیساکه حضرت جابر رضی الله عنه سے مروی حدیث میں ھے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے شب قدر کے بارے میں فرمایا: میں نے شب قدر کو دیکھا لیکن مجھے بهلادیاگیا، شب قدر رمضان کے آخری عشره کی راتوں میں سے ایک رات ھے، اور یہ ایک معتدل رات ھے، نه گرم ، نه سرد، روشن اور سفید ھے، گویا اس میں چاندپورا چمک رهاہو، اس رات کوشیطان اس وقت تک نہیں نکلتا جب تک صبح طلوع نه ہو۔

روایت ھے که رسول الله صلی الله علیه وسلم لوگوں کو شب قدر کی خبردینے کے لیے گھر سے نکلے ، اس دوران انهیں دو آدمی ملے جو آپس میں لڑرھے

(c) ketabton.com: The Digital Library

تھے تو آپ یه خبربھول گئے، شب قدر کو چھپانے میں حکمت ایسے ھی ھے جیسے موت اور قیامت کے دن کو چھپانے میں ھے، تا که جو شخص عبادت کا پابند ھے، وه اپنی محنت اور جدجھد میں اضافه کردے، سستی اور کوتاھی نه کرے، اور ایک مخصوص رات پر بھروسه نه کرے۔
لیکن به هرصورت مسلمانوں کے لیے بهتر یه ھے که رمضان المبارک کی ھر رات کو اس امکان کے ساتھ که یه شب قدر ھے عبادت، تلاوت اور دعاؤں میں گزاریں، اور اپنی دعائیں تین یا چار رات یا پھر طارق راتوں کے ساتھ مختص نه کریں۔

شب قدر میں قرآنی دعائیں

شب قدر میں پڑھی جانے والی سب سے افضل دعاؤں میں سے وه دعا ھے جو پیغمبر صلی الله علیه وسلم نے بی بی عایشه رضی الله عنها کو سکھائی ھے،جیساکه ترمذی نے حضرت عائشه رضی الله عنها سے روایت کیا ھے اور حدیث کوبھی صحیح قرار دیاھے که انھوں نے کھا: میں نے عرض کیا که اے الله کے رسول! اگر مجھے شب قدر کا علم ھوجائے تو میں کیاکھوں؟ آپ نے فرمایا: " قُولی:اللهمّ إنّك عفُوٌ تُحبُّ الْعَفْو فاعْف عَنی " (کهو: اے الله ! توبخشنے والاھے، معافی اوربخشش کوپسند کرتاھے، پس تومجھے معاف کردے اور بخش دے) قدر کی راتوں میں هرقسم کی دعا مانگ سکتے ھیں، لیکن بھتر یه ھے که جو دعائیں قرآن کریم میں مذکورھیں وه دعائیں پڑھی جائیں، جیسے:
"رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا۰ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا۰ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ۰ۚ وَاعْفُ عَنَّا۰ۣ وَاغْفِرْ لَنَا۰ۣ وَارْحَمْنَا۰ۣ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ " و یا "رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً۰ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ" و یا "قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا۰ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ" و یا "رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا" و یا " رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ " و یا "رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ " و یا " رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ۝۴۱ " یا وه دعائیں پیارے پیغمبر صلی الله علیه وسلم کی احادیث میں مذکور ھیں جیسے:
"اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ " و یا "اللَّهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ" و یا "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعِفَافَ وَالْغِنَى" و یا "اللَّهُمَّ أَغْنِنِي بِالْعِلْمِ وَزَيِّنِّي بِالْحِلْمِ وَأَكْرِمْنِي

(c) ketabton.com: The Digital Library

بِالتَّقْوَى وَ جَمِّلْنِي بِالْعَافِيَةِ» و یا «اللّٰهُمَّ مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ" و یا "اللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي مُنْكَرَاتِ الْاَخْلاقِ وَ الْاَهْوَاءِ"و یا "اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ الْاَشْيَاءِ اِلَى وَ اجْعَلْ خَشْيَتَكَ اَخْوَفَ الْاَشْيَاءِ عِنْدِى وَ اقْطَعْ عَنِّي حَاجَاتِ الدُّنْيَا بِالشَّوْقِ اِلَى لِقَائِكَ وَ اِذَا اَقْرَرْتَ اَعْيُنَ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ فَاَقْرِرْ عَيْنِي مِنْ عِبَادَتِكَ".

فرشتے شب قدر میں کیوں اور کس کے لیے اترتے ھیں

اس رات کی نمایاں خصوصیات میں سے جبریل اور دیگر فرشتوں کا نزول ھے، اس آیت شریفه کے مطابق: "تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ " ترجمه: " اس میں روح (جبرئیل) اور فرشتے هرکام کے (انتظام) کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتےھیں" ، اس کے متعلق که روح سے کون مراد ھے؟ بعض نے کھا: "جبرئیل امین" ھے که جنہیں "روح الامین" بھی کھاگیاھے، اور بعض نے "روح" کی به معنی "وحی" تفسیر کی ھے، سوره "شوری" کی آیت "52" کے مفهوم کے مطابق : "وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا " ترجمه: "اور اسی طرح (اے محمد) ہم نے پنے حکم سے ایک روح تمہاری طرف وحی کی"، بعض مفسرین روح کو فرشتوں سے بڑھ کر ایک عظیم مخلوق سمجھتے ھیں۔

قابل ذکر بات یه ھے که: فرشتے کسی خاص شخص پر نهیں اترتے، بلکه شب قدر میں ملائکه زمین پر اترتے ھیں تا که شب بیداری کرنے والوں پر سلام اور رحمت ومغفرت کی دعائیں بھیجیں، اور دعا مانگنے والوں کی دعاؤں پر آمین کھیں، فرشتوں کا نزول الله کی رحمت اور برکت کا نزول ھے، همارے عظیم رب فرماتے ھیں: "تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ " ترجمه: "اس میں روح (جبرئیل) اور فرشتے هرکام کے (انتظام) کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتےھیں"۔

آسمانون سے زمین کی طرف (هرکام کے لیے) یعنی : وه اگلے سال تک هر اس معاملے اور نظم کے انجام دھی کے لیے اترتے ھیں: جس کا الله تعالی نے حکم دیاھو، جیساکه هم نے ذکرکیا "روح" : جبرئیل علیه السلام ھے، اگرچه لفظ "ملائکہ" میں وه بھی شامل ھیں، لیکن ان کی شرف وعزت کی وجه سے انهیں خاص طور پر ذکر کیاگیاھے، پس یه عطف خاص برعام میں سے ھے۔

فرشتوں کے نزول کا ایک فائده یه ھے که وه زمین پر هر قسم کی اطاعت دیکھتے ھیں، جو انهوں نے اهل آسمان میں نهیں دیکھی، اس کے علاوه وه اهل زمین کے گنهگاروں کی فریاد بھی سنتے ھیں جن کی آه وپکار اور فریاد

(c) ketabton.com: The Digital Library

خداتعالی کے نزدیک تسبیح پڑھنے والوں کی تسبیح کے زمزمے سے زیادہ محبوب ھے، تو اس وقت وہ ایک دوسرے سے کھتےھیں: کہ آئیے ایک ایسی آواز سنیں جو ھمارے رب کو ھماری تسبیح سے زیادہ محبوب ھے ۔

وہ اعمال جو شب قدر میں کرنے چاھیئں

مفسرین ، محدیثن اورعلماء کی اکثریت کی رائے ھے کہ یہ سنت میں سے ھے کہ روزہ دار رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھیں، نیکی اور ثواب سے لطف اندوز ھوجائیں اور شب قدر حاصل کرسکیں ۔

اور مستحب ھے کہ آدمی خود کو عبادات جیسے نماز، تلاوت قرآن ، سبحان الله ، الحمدلله ، لااله الا الله اور الله اکبر کھنے اور استغفار کرنے، نبی صلی الله علیه وسلم پر درود وسلام پڑھنے، دعاکرنے علمی گفتگو کرنے اس جیسے دیگر اعمال خیر میں مشغول رکھے ۔

اعتکاف کرنے والے کا فضول باتوں اور افعال میں مصروف رہنا مکروہ ھے، جس طرح اس کے لیے یہ سوچ کرخاموش رھنا مکروہ ھے کہ اس کی خاموشی اسے خدا کے قریب کردیتی ھے ۔

رمضان المبارک میں تمام مقدس کتابوں کا نزول

حضرت ابوذر غفاری رضی الله عنه ایک حدیث روایت کرتے ھیں کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: حضرت ابراھیم کے صحیفے "3" رمضان کو، تورات "6" رمضان کو، انجیل "13" ویں تاریخ کو، اور زبور "18" ویں رمضان کو اتاری گئی ھے، اور قرآن کریم "24" رمضان کو آپ صلی الله علیه وسلم پر نازل کیاگیاھے ۔

فرشتوں کا نزول خاص لوگوں کے لیے ھے

شب قدر میں فرشتے کسی خاص اور معین شخص کے لیےنھیں اترتے، بلکه شب قدر میں ملائکہ زمین پر اتر تے ھیں، تاکه شب بیداری کرنے والوں پر سلام بھیجیں اور ان کے لیے رحمت ومغفرت کی دعائیں کریں، اور دعا مانگنے والوں کی دعاؤں پر آمین کہیں۔

فرشتوں کا نزول خدا کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ھے، جس طرح کہ قرآن کی تلاوت اور علمی حلقوں کے دوران اترتے ھیں، اور اپنے پر طالب علموں کے لیے پھیلاتے ھیں :"تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ "

ترجمه: "اس میں روح (جبرئیل) اور فرشتے ھرکام کے (انتظام) کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتےھیں"، اور آسمانو سے زمین کے (ھرکام کے لیے) یعنی: وہ اگلے سال تک ھر اس معاملے اور نظم کے انجام دھی کے لیے اترتے ھیں ، جس کا الله تعالی نے حکم دیاھے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

کون سے انسان فرشتوں سے افضل ھیں

اس میں کوئی شک نہیں کہ پیغمبر صلی الله علیه وسلم مخلوقات میں سب سے افضل اور سب سے زیادہ عزت والے ھیں، اور آپ کی فضیلت تمام انسانوں، فرشتوں اور جنوں سے زیادہ ہے اس حقیقت میں کوئی شک نہیں ھے، لیکن پیغمبر صلی الله علیه وسلم اور فرشتوں کے علاوہ لوگوں کے بارے میں بھی بعض اقوال ھیں:

1 - یه ھے که انسان فرشتوں سے افضل ھے، علماء نے انسانوں کو فرشتوں سے افضل قراردیاھے، ان کا استدلال ھے که الله تعالی نے فرشتوں کو آدم کو سجده کرنے کا حکم دیا چنانچه انهوں نے کهاکه فرشتوں پر انسانوں کی فضیلت ھے، فرمایا: "وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ ٱسْجُدُوا۟ لِءَادَمَ فَسَجَدُوٓا۟ " (سوره بقره: 34) یعنی : (جب هم نے فرشتوں سے کها: آدم کے لیےسجده کرو، سب نے سجده کیا) .

2 - یه ھے که ملائک انسانوں کی به نسبت افضل ھیں، علماء کی ایک تعداد نبی کریم صلی الله علیه وسلم کی اس حدیث سے استدلال کرتے ھیں که آپ نے فرمایا: "يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ،..." (بخاری : 7405)

ترجمه: خدا تعالی فرماتاھے: "میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ھوں، اور میں اس کے ساتھ ھوں، جهاں بھی وه مجھے یاد کرے، اور جب وه مجھے اپنے دل میں یاد کرتاھے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتاھوں، اور جب وه مجھے مجلس میں یاد کرتاھے تو میں اسے اس سے بهتر (فرشتوں کی) مجلس میں یاد کرتاھوں..."

اور افضل ترین گروه کے درمیان ذاکرین کو یاد کرنے کا مطلب ہے فرشتوں کے گروه میں یاد کرنا، یه حدیث بتاتی ھے که فرشتے انسانوں سے افضل ھیں۔

3 - تیسرا نظریه ھے که فرشتے انسانوں سے پهلے پیدا کیے گئے ھیں اور نور سے پیدا کیے گیے ھیں اور وه تکبر اور نافرمانی نهیں کرتے، اور جو حکم ان کو دیا جاتاھے اس کی نافرمانی نهیں کرتے، اور وه وھی کرتے ھیں جو ان کو حکم دیاجاتاھے، اور وه شهوت پرست نهیں ھیں، الله تعالیٰ کے نزدیک معزز بندے ھیں، اس بنا پر وه افضل ھیں، لیکن انسان چونکه خدا کی رضا کے مقام پرھوتے ھیں اور رب کی طرف سے ان کی عزت ھوتی ھے، اور جنت میں ملائک انهیں خوش آمدید کهیں گے، اور انهیں سلام کریں گے، اس لیے انسان فرشتوں سے افضل ھیں (یہ شیخ الاسلام

(c) ketabton.com: The Digital Library

ابن تیمیه کا قول هے).
4 - چوتها نظریه خاموشی کانظریه هے، یعنی وه کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نهیں دیتے ، (یه شیخ ابن عثیمین کا قول هے) ، کیونکه اس مسئلے (یعنی فرشتے یا انسان کا افضل هونا) یه نه مفید هے اور نه هی ضروری، اور نه هی کسی مسلمان کے لیے فائده مند هے، اس لیے بهترهے که ان مسائل سے پرهیزکیاجائے، کیونکه صحابه کرام رضی الله عنهم اجمعین ایمان اور علم سے متعلق هرکسی سے زیاده حریص تهے، وه کبهی بهی ان بحثوں میں شامل نهیں هوئے اور ایک دوسرے سے نهیں پوچهتے تهے که فرشتے بهترهیں یا انسان؟ جس چیز کے بارے میں صحابه نے خاموشی اختیار کی هے بهتر هے که هم بهی خاموشی اختیارکریں، کیونکه ایک شرعی اصول موجود هے جس پر توجه کرنی چاهیے اور وه یه هے که :"دین کے جس معاملے میں صحابه کرام نے خاموشی اختیار کی هے، جان لیں کی اس چیز میں پڑنا، ایک لایعنی اور فضول معامله سمجها جاتاهے اس کی کوئی ضرورت نهیں هے".
کیونکه جوچیزهمارے لیے ضروری هے وه کلام الله یاسنت رسول یاصحابه کرام سے لی جائے، اور اگر کسی دینی مسئله میں ان تین طریقوں میں سے کسی ایک میں بهی نه ملے، پس معلوم هونا چاهیے که وه چیز دین کا حصه نهیں اس لیے اس میں مشغول هوجانا غیرضروری هے، (دیکهیں: شرح العقیده السفارینیة ؛ علامه ابن عثیمین صفحه : 605)معلوم هوتاهے که انسان اور فرشتوں میں افضلیت کا حکم لگانا غیر ضروری امر هے اس بارے میں جاننے کی ضرورت نهیں هے، اس سے اجتناب هی بهترهے، اور هم یهی کهیں گے کہ: خدا هی بهتر جانتاهے ، والسلام.

کیا واقعی شیطان فرشتوں کا استاد تها؟

رهی بات که کیا واقعی ابلیس فرشتوں یعنی ملائک کا استاد تها، شریعت کتاب وسنت صحیحه میں اس بارے میں کوئی دلیل موجود نهیں هے، اس لیے بغیر دلیل کے اس طرح دعوی نهیں کیا جاسکتا، جوبهی ایسا کهے اس کے پاس کتاب وسنت سے دلیل هوناچاهیے، ورنہ بغیر علم کے ایسی بات نه کرے، کیونکه رب تعالی فرماتاهے: "وَلَا تَقۡفُ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهِۦ عِلۡمٌۚ۰إِنَّ ٱلسَّمۡعَ وَٱلۡبَصَرَ وَٱلۡفُؤَادَ كُلُّ أُوْلَٰٓئِكَ كَانَ عَنۡهُ مَسۡـُٔولٗا۝٣٦ " (سوره اسراء) ترجمه: یعنی : اور جس چیز کو تم نهیں جانتے هواس کی پیروی نه کرو" الله تعالی بندے کو ایسی بات کهنے یا عمل کرنے سے منع فرماتاهے جس کا اسے علم نه هو، اور اس معنی میں جهوٹی گواهی دینا، جهوٹ بولنا، بہتان لگانا اور دوسروں کو طعنے دینا، لوگوں میں عیب تلاش کرنا، علمی حقائق کو بدلنا، جعلی چیزیں اور دیگر فراڈ اور

(c) ketabton.com: The Digital Library

اندازے پر مبنی فریب اور اعمال ھیں: "کیونکه کان، آنکھ اوردل سب سے سوال کیاجائے گا" یعنی: ان کے مالک سے پوچھا جائے گا که اس نے ان حواس کو کس طرح استعمال کیا؟ کیونکه انسانی حواس ایسے آلات اور اوزار ھیں ؛ که اگر وہ ان کو بھلائی کے لیے استعمال کرتاھے تو وہ اجر کا مستحق ھے، اور اگر انہیں برائی کے لیے استعمال کرتاھے تو وہ سزا کا مستحق، ایک قول کے مطابق : قیامت میں خدا تعالی ان اعضاء کو بولنے کی صلاحیت دے گا جب ان سے سوال کیاجائے گا اور وہ ان کے مالکوں کے کاموں کے بارے میں بتائینگے ، جیسا که آیات اور احادیث اس حقیقت کو ثابت کرتی ھیں۔

بعض علماء نے جویہ کهاھے وہ یه ھے که ابلیس خدا کے مقرب فرشتوں میں سے تھا، یعنی اگرچه وہ فرشته نهیں تھا اورجن کی نسل سے تھا، لیکن وہ مقرب فرشتوں میں شامل تھا، الله تعالی قرآن کریم میں فرماتے ھیں: "اِذْقَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ۷۱○ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ۷۲○ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ۷۳○ اِلَّآ اِبْلِیْسَ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ۷۴○ قَالَ یٰٓاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ۷۵○ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ۷۶○ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ۷۷○ " ترجمه: "جب تیرے رب نے فرشتوں سے کها که بیشک میں تھوڑے سی مٹی سے ایک بشر بنانے والا ھوں ،تو جب میں اسے پورا بناچکوں اور اس میں اپنی روح میں سے پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ کرتے ھوئےگرجاؤ ، پس تمام فرشتوں، سب کے سب نے سجدہ کیا، سوائے ابلیس کے ، اس نے تکبر کیا اور کافروں سے ھوگیا، فرمایا اے ابلیس ! تجھے کس چیز نے روکا که تو اس کے لیے سجدہ کرے، جسے میں نے اپنے ھاتھوں سے بنایا؟ کیا تو بڑا بن گیا، یاتھاھی اونچے لوگوں میں سے؟ ،اس نے کها میں اس سے بهترھوں ، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور تو نے اسے مٹی سے پیدا کیا، فرمایا پھر اس سے نکل جاؤ ، کیونکه بلاشبه تو مردود ھے" ۔

چنانچه ایک قول کے مطابق : ابلیس کو مقرب فرشتوں میں سے نکال دیاگیا اوربعد میں اسے جنت سے بھی نکال دیاگیا، جیساکه علامه سعدی نے اپنی تفسیر میں لکھاھے: "فَاخْرُجْ مِنْهَا " خدا نے ابلیس سے کها: آسمان اور قیمتی جگه سے باھرنکلو، "فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ " کیونکه تو مردود اور خدا کی رحمت سے دور دھکیل دیاگیاھے، اور فرماتاھے: "وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ

(c) ketabton.com: The Digital Library

اِبۡلِيۡسَؕ۝ كَانَ مِنَ الۡجِنِّ" (سوره کهف : 50) "یعنی : یاد کرو جب هم نے فرشتوں سے کها: "آدم کو سجده کرو" توسب نے سجده کیا مگر ابلیس وه جنات میں سے تها"۔

اس آیت سے بهی سمجها جاسکتاهے که ابلیس فرشتوں میں شامل تها، لیکن پهر بهی قرآنی نصوص میں یه نهیں بتایاگیا که ابلیس فرشتوں کا استاد تها؛ لهذا هم اس جهوٹے دعوے کو مسترد کرتے هیں، اور ان تمام مسلمانوں سے جو کتاب وسنت کے تابع هیں، کهتے هیں که وه بغیر دلیل والے عقائد سے دوری اختیار کریں اور ان سےبچیں۔

فرشتوں اور جنوں میں فرق

فرشتوں اور جنوں میں متعدد اور بهت سے فرق هیں، جن میں سے کچھ درج ذیل هیں:

1 - ۱- جنات کو جلتی هوئی آگ سے اور فرشتوں کو نور سے پیدا کیاگیاهے۔

2 - فرشتے مطیع بندے، فرمانبردار ، خدا کے مقرب اور قابل احترام هیں، جیساکه خدا کا فرمان هے : "بَلۡ عِبَادٌ مُّكۡرَمُوۡنَ * لَا يَسۡبِقُوۡنَهٗ بِالۡقَوۡلِ وَهُمۡ بِاَمۡرِهٖ يَعۡمَلُوۡنَ " (الانبیاء : 26- 27) "بلکه وه بندے هیں جنهیں عزت دی گئی هے (26) وه بات کرنے میں اس سے پهل نهیں کرتے اور وه اس کے حکم پر عمل کرتے هیں"، اور فرماتاهے : "لَّا يَعۡصُوۡنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمۡ وَيَفۡعَلُوۡنَ مَا يُؤۡمَرُوۡنَ" (تحریم: 6) "وه خدا کی نا فرمانی نهیں کرتے جس کا وه انهیں حکم دے وه کرتے هیں جو حکم دیے جاتے هیں"

البته جنات میں سے بعض مؤمن هیں اور بعض کافر، جیساکه رب تعالی ان کے متعلق قرآن میں خبر دیتاهے: "وَّاَنَّا مِنَّا الۡمُسۡلِمُوۡنَ وَمِنَّا الۡقٰسِطُوۡنَ‌ؕ۝ فَمَنۡ اَسۡلَمَ فَاُولٰٓـئِكَ تَحَرَّوۡا رَشَدًا۝۱۴ " (سوره جن: 14) "هم میں سے کچھ فرمانبردار هیں اور هم میں سے کچھ ظالم هیں"۔

ان میں سے بعض مطیع اور فرمانبردار هیں اور بعض گنهگاربهی، اس بارے میں خدا تعالی فرماتے هیں: "وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوۡنَ وَمِنَّا دُوۡنَ ذٰلِكَ‌ؕ۝ " (سوره جن:11) "هم میں سے کچھ صالح ہیں اور کچھ اس کے علاوه هیں " (یعنی:نافرمان اور بے دین) اور بهی بهت سی آیات اس بارے میں آئی هیں ۔

ان فرشتوں کے نام جو عرش الٰهی کو اٹهانے کے ذمه دار هیں

ایسے فرشتے هیں جو عرش کو اٹهائے هوئے هیں: "اَلَّذِيۡنَ يَحۡمِلُوۡنَ الۡعَرۡشَ وَمَنۡ حَوۡلَهٗ

(c) ketabton.com: The Digital Library

يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۟ " (سوره غافر: 7) "وه فرشتے جوعرش کو اٹھائے ہوئے هيں اور وه جو اس کے اردگرد هيں اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے هيں اور اس پر ایمان رکھتے هيں اور ان لوگوں کے لیے بخشش کی دعا کرتے هيں جو ایمان لائے هيں" ۔

اور فرماتا هے: "وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ " (سوره حاقه: 17) "اور تیرے رب کا عرش اس دن آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے هوئے هوں گے" ، کچھ علماء کہتے ہیں: جو عرش کے ارد گرد هيں وه مقرب فرشتے هيں، چونکه وه عرش کو اٹھائے هوئے هيں اس لیے وه افضل ترین فرشتوں میں سے هيں(تفسیر ابن کثیر: 120/7) لیکن ان فرشتوں کے نام کتاب وسنت میں ذکر نهيں هوئے هيں ، اور اکثر " عرش اٹھانے والے" فرشتوں کے نام سے مشهور هيں؛ لهذا هم بھی اس اصطلاح پر اکتفا کرتے هيں، فرشتے ان غیبی مخلوقات میں سے هيں جنهيں الله تعالی نے پیداکیا هے، اور خدانے انهيں فرمانبردار اور مطیع بناياهے، اور ان میں سے هر ایک کے الگ الگ فرائض هيں جن کو انجام دینے کے لیے خدا نے انهيں خاص طور پر بناياهے۔

البته بعض فرشتوں کے نام کتاب وسنت میں آئے هيں مثلاً

جبرئیل: وحی کا ذمه دار ، اسرافیل: صور پھونکنے کا ذمه دار، اور عرش اٹھانے والوں میں سے ایک۔

میکائیل: بارش اور نباتات کے ذمه دار، مالک ، هاروت و ماروت، رضوان، منکرونکیر، اور دوسرے جن کے نام نصوص میں بیان هوئے هيں، اور اسی طرح نصوص میں جن کی صفات بیان ہوتی ہیں: جیسے رقیب و عتید (نگهبان اور دیکھ بھال کرنے والا) یا وه فرائض کے ذریعے سے پهچانے جاتے هيں: جیسے ملک الموت (موت کے فرشتے) وملک الجبال (پهاڑوں کے فرشتے) یا نصوص میں عام طور پر جن کے فرائض کے بارے میں ذکر کیا گیاهے، جیسے: حملة العرش (عرش کو اٹھانے والے) اور الکرام الکاتبین(معززلکھنے والے) والموکلین بحفظ الخلق (مخلوق کی حفاظت کے ذمه دار) الموکلين بحفظ الأجنة والأرحام (رحم کے اندر نطفے کا ذمه دار) طوائف البیت المعمور (بیت المعمور کے طواف کے ذمه دار فرشتے) ملائکة السیاحین (زمین میں گھومنے والے فرشتے) اور دوسرے فرشتے جن کے بارے الله اور اس کے رسول نے خبردی هے، اور ان تمام فرشتوں پر هم ایمان لاتے ہیں جن کے نام اور ان کی صفات اور فرائض احادیث میں ذکر کیےگیےهيں ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

کیا فرشتے مجسم هیں

رب کے اس بیان کی بنیاد پر، هم کهه سکتے هیں که هاں، فرشتے جسمانی مخلوق هیں: " جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ " (فرشتوں کو پیغمبروں کی طرف بهیجا گیاهے، وه فرشتے جو پروالے هیں)

هرانسان کے ساتھ دوفرشتے هیں

هرایک انسان پر دوفرشتے مقرر هیں، ایک دائیں جانب که اس کی حسنات اور نیکیاں لکهتاهے، اور دوسرا بائیں جانب جو اس کی برائیاں لکهتاهے، جیساکه رب تعالی فرماتاهے: "إذيتلقى المتلقيان عن اليمين وعن الشمال قعيد ما يلفظ من قول إلاّ لديه رقيب عتيد" (سوره ق: 17 - 18) "جب (اس کا هر قول وفعل) دولینے والے لیتے هیں، جو دائیں طرف اور بائیں طرف بیٹھے هیں (17) وه کوئی بهی بات نهیں بولتا مگر اس کے پاس ایک تیار نگران هوتاهے، جو لفظ ان کے منه سے نکلتاهے خیراور شرمیں سے اسے لکھ لیتے هیں اور نگران ومحافظ هیں اس کی هرحالت کے" یه فرشتے چاهے سفرهو یا حضر انسان کے ساتھ هوتے هیں، اور هرحالت میں، نمازمیں، سجدے میں اس کے ساتھ هیں اس کو اکیلانهیں چهوڑتے، مگر بعض خاص حالات میں ، جیسے: رفع حاجت کے وقت، وه اس کی باتیں اور اعمال لکهتے هیں۔

صحیح حدیث میں هے که فرشتے انسان کے اراده اور نیت، اور حوکچھ اس کے دل میں هے اور دل میں کهتاهے، اور جو نیت اور اراده کرتاهے که وه ایسا کرے گا فرشتے اسے لکهتے هیں، اس لیے انسان اگر اچهی نیت کرلے تو اسے ثواب ملتاهے، اور بُری نیت پر سزا پاتاهے، کیونکه نیت دل کا عمل هے، فرشتے سن بلوغت سے انسان کے ساتھ مقررهوتے هیں یهاں تک که انسان اس دنیاسے چلاجائے یه فرشتے دنیا میں اس کی نیت، اعمال اور باتیں جو یه کہتاهے یا کرتاهے لکھ لیتے هیں۔

صدق الله العظيم وصدق رسوله النبى الكريم

Get more e-books from www.ketabton.com
Ketabton.com: The Digital Library